

## تحفظِ ختم نبوت کی پرنور فضائیں

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت و رہنمائی کے لیے انہیاً و رسول کو مبعوث فرمایا۔ نبوت و رسالت کا سلسلہ سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور تکمیل دین کا یہ ارتقائی عمل سید الاؤلین والآخرین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تاجِ ختم نبوت پہنانا کر اور تختِ ختم نبوت پر بٹھا کر مکمل ہوا۔

ربِ حیم و کریم کا ہم پرسب سے بڑا احسان یہ ہے کہ ہمیں اپنے آخری نبی و رسول سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا کیا۔ جن کی ذات اقدس پر دین مکمل ہوا، نبوتِ ختم ہوئی، آخری کتاب قرآن مجید نازل ہوا اور آپ ہی کی نبوت و شریعت کو طلوعِ صبح قیامت تک بنی نواع انسان کی ہدایت، نجات اور مغفرت کا ذریعہ قرار دیا۔ عقیدہِ ختم نبوت اسلام کی اساس، ایمان کی روح اور وحدتِ امت کی خصانت ہے۔ قرآن کریم کی حفاظت کی طرح منصبِ ختم نبوت کی حفاظت کا ذمہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔ اس کی بے پناہ مہربانیوں میں سے ایک مہربانی یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کو تحفظِ ختم نبوت کی خدمت کے لیے قبول کیا اور اس کی توفیق و سعادت بھی نصیب فرمائی۔ مسیلمہ کذاب سے لے کر مسیلمہ پنجاب (مرزا قادیانی) تک جتنے بھی ملعون آئے مسلمانوں نے نہ صرف ان کی جھوٹی نبوت کا انکار کیا بلکہ شدید مزاحمت و استقامت کے ساتھ ان کا راستہ روا کا اور امت مسلمہ کو ان فتنوں کی ہمسچہ جہت گمراہی سے بھی خود رکیا۔

ہندوستان کے قصبہ قادیان کے ایک ساکن بد باطن اور دریدہ، ہن مرزا قادیانی (۱۸۳۶ء، ۱۹۰۸ء) نے انگریزوں کے ایماء پر ۱۸۸۳ء سے مختلف دعوے کرنے شروع کیے اور آخر ۱۹۰۱ء میں نبوت کا جھوٹا دھوکی کیا، امت مسلمہ کے اجتماعی عقائد کی نفی کی، فریضہ جہاد کو منسوخ کرنے کا اعلان کیا اور مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی سعی مذموم کی۔ مرزا قادیانی انگریزوں کا پشتیں وفادار تھا۔ اس کے آباء و اجداد نے ۱۸۵۷ء کے جہاد آزادی میں مسلمانوں کے مقابلہ میں انگریزوں کی مدد کی اور غداریوں کے عوض مال و منصب حاصل کیا۔ مرزا قادیانی انہی غداروں کی کوکھ سے جنم لینے والا ایک غدار تھا۔ اس نے اپنی کتاب "تبیغِ رسالت" (جلدے، صفحہ ۱۹) میں خود کو "انگریز کا خود کا شستہ پودا" لکھا ہے۔

انگریز حکمران، مرزا قادیانی، اس کے خاندان اور پیروکاروں کی مکمل حوصلہ افزائی اور پشت پناہی کر رہے تھے۔ اسی گروہِ خبیث کے ذریعے وہ اسلام اور مسلمانوں پر ہر طرف سے حملہ آور تھے۔ علماء حق نے ضرورتِ محسوس کی کہ اب فتنہ قادیانیت کا عوامی سطح پر محسوسہ کیا جائے۔ چنانچہ محدث کمیر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ نے اپنے ہونہار شاگردوں کو محاذاۃِ ختم نبوت پر منظم اور سرگرم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس فوجِ ختم نبوت کی سالاری کے لیے ان کی نگاہِ بصیرت اپنے ایک تربیت یافتہ بہادر اور فرمائی بردار عقیدت مند سید عطاء اللہ شاہ بخاری پر پڑی۔ انہوں نے ۱۹۳۰ء میں حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی انجمن خدام الدین لاہور کے سالانہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب یک بھی میں اور بہادر بھی، قادیانیت کے خلاف ان کی ایک تقریب یہماری کی

تصانیف پر بھاری ہے۔ قادیانیت اسلام کے خلاف سب سے بڑا فتنہ ہے۔ اس کی سرکوبی کے لئے میں

عطاء اللہ شاہ صاحب کو" امیر شریعت " منتخب کر کے ان کی بیعت کرتا ہوں۔"

## دل کی بات

ماہنامہ ”نقيب ختم نبوت“ ملتان

بس پھر کیا تھا.....؟ پانچ سو علماء نے حضرت انور شاہ کے حکم پر سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے دستِ حق پرست پڑھنے ختم نبوت کے لیے سمجھی وجد و جہد کی بیعت کی اور انہیں اپنا امیر شریعت منتخب کیا۔

یوں تو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۶۰ء سے فتنہ قادیانیت کے تھاقب، محاسبہ، تردید و مذمت اور استیصال کے عمل خیز میں انفرادی طور پر مصروف تھے لیکن حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی و توجہ سے مجلس احرار اسلام کے ائمّج سے اجتماعی جدو جہد کو منظم کیا۔ مجلس احرار اسلام سے پہلے قادیانیت کا محاسبہ انفرادی سطح پر مناظروں اور تحریروں تک محدود تھا لیکن احرار کی جدو جہد سے مسلمان عوام قادیانیوں کے دجل و فریب سے آگاہ ہوئے۔ قادیانی دھوکہ دہی اور جل و تیس کا پردہ چاک ہوا۔ تقریر و تحریر کے ذریعے ارتدا کی تبلیغ کا راستہ بند ہوا۔

آج قادیانیت دم توڑ رہی ہے۔ مرزا قادیانی کی کتب کے مطالعہ سے خود قادیانی گروہ کے افراد پر مرزا کے جھوٹے ندھب اور دعووں کی قائمی کھل رہی ہے، حقیقت مکشف ہو رہی ہے۔ گزشتہ دس برسوں سے جس تیزی کے ساتھ قادیانی افراد ظلمت قادیانیت پر لعنت بھیج کر نور اسلام کی فضاؤں میں داخل ہو رہے ہیں، اس سے قادیانی گروگھنڈاں مرزا مسرورا اور اس کے گمراہ پیروکاروں کی نیندیں حرام ہو گئی ہیں۔ بقول حضرت ممتاز ملتانی<sup>ؒ</sup>

ڈر سے سوتے ہی نہیں رات کو مرزا صاحب

آنکھ لگتی ہے تو احرار نظر آتے ہیں

چنان گزر میں مسجد احرار کے خطیب اور مجلس احرار اسلام کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد غمیرہ نے بتایا کہ ”مجلس احرار اسلام کی محنت سے ۱۹۹۳ء سے اب تک چنان گزر میں قادیانی کسی مسلمان کو گمراہ نہیں کر سکے۔“ مجلس احرار اسلام کا شعبہ تبلیغ تحفظ ختم نبوت تیزتر اور سرگرم ہے۔ مختلف شہروں میں سہ روزہ ختم نبوت کو سرز ہو رہے ہیں، ماہ شعبان میں ملتان میں دو مقامات پر بیک وقت سہ روزہ کو سرز ہوئے جن میں دوسو سے زائد افراد نے شرکت کی۔ الیوان احرار لاہور میں ہر ماہ ہفتہ، اتوار، دور روزہ ختم نبوت کو رس جاری ہے۔ تلمذ گنگ میں چالیس روزہ فہمدین اور ختم نبوت کو رس باقاعدگی سے ہو رہا ہے۔ علاوہ ازین ختم نبوت خط کتابت کو رس میں چالیس ہزار خواتین و حضرات شریک ہو کر استفادہ کر رہے ہیں۔ ماہنامہ ”نقيب ختم نبوت“ گزشتہ پچیس سال سے ردقیانیت کے مجاز پر داد شجاعت دے رہا ہے۔ ہر سال ۱۲ اربیع الاول کو چنان گزر میں سالانہ ختم نبوت کا انفرانس اور جلوں دعوت اسلام با قاعدة منعقد ہو رہے ہیں۔ مارچ اپریل میں شہدائے ختم نبوت کا انفرانس ملک بھر میں منعقد ہوئی ہیں۔ مجلس احرار اسلام کی درج ذیل ویب سائٹ اختریٹ کے مجاز پر قادیانیت کا زبردست علمی و سیاسی محاسبہ کر رہی ہیں۔ / www.ahrar.org.pk/www.alakhir.com/

www.ahmadiyyawatch.com رمضان المبارک کے خطبات جمعہ میں ختم نبوت کا عنوان سرفہرست ہو گا۔ ہزاروں کی تعداد میں لٹڑ پیچ شائع ہو کر تقسیم ہو رہا ہے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے عظیم رفقاء کی روحلیں جنت الفردوس میں مسرور ہیں کہ ان کے اختلاف نے تحفظ ختم نبوت کے مشن کو پوری قوت و جرأت اور عزم وہمت کے ساتھ جاری رکھا ہے۔ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری، حضرت مولانا خواجہ خان محمد، جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری اور حضرت مولانا سید عطاء اللہ بن بخاری رحمہم اللہ کی ارواح مطمئن ہیں کہ احرار تحفظ ختم نبوت کی جدو جہد کے کچھ راستے پر گامزن ہیں، شہدائے ختم نبوت کی ارواح مقدسہ رضا کاران ختم نبوت کی طرف متوجہ ہیں کہ تحفظ ختم نبوت کی پر نور رضا میں دامن اور قائم رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاص کے ساتھ تحفظ ختم نبوت کے مشن پر قائم رکھ کر اور ہماری مغفرت کا ذریعہ بنادے۔ آمين